

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

اسلامی بنکاری اور بیع سلم

اوگی ایبٹ آباد سے مجلہ فقہ اسلامی کے قاری جناب قاضی ثلیل الرحمن تنولی نے لکھا ہے کہ اسلامی بینک یہاں بعض زمینداروں اور باغات کے مالکان سے بیع سلم کی بات کرتے ہیں اس کے احکام کی وضاحت مطلوب ہے۔

اسلامی بنکاری میں جو طریقہ ہائے تجارت و سرمایہ کاری رائج ہیں ان میں سے ایک بیع سلم ہے۔ بیع سلم کا طریقہ نیا نہیں بلکہ فقہ و فتاویٰ کی کتب میں اس کی تفصیلات موجود و مذکور ہیں۔ اسلامی بنکاری کے لئے جب علمائے کرام نے مختلف طرق تجارت و فنانس (Finance) تجویز کئے تو ان میں بیع سلم کو بھی رکھا۔ فقہائے اسلام کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے انہوں نے قرآن و سنت سے احکام کا استنباط کرنے میں کمال مہارت سے کام لیتے ہوئے ہمارے لئے شریعت کے احکام کو آسان کر کے بیان کر دیا۔

آسان لفظوں میں بیع سلم کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ نقد دام کے عوض مال کا ادھار سودا ہے۔ یعنی رقم پیشگی ادا کر کے سامان بک کر لیا جائے، جیسے گندم یا چاول کی تھوک (Bulk) خریداری میں زمینداروں کو رقم پیشگی ادا کر کے یہ طے کر لینا کہ فصل کتنائی کے بعد تیار ہو کر ساری ہماری ہی ہوگی یا موجود جنس کی اتنی مقدار ہم لے جائیں گے۔ بیع سلم میں استثنائی طور پر اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ بائع ایسا مال فروخت کرے جو سردست اس کے پاس تیار نہیں۔

وہ سامان جن میں عقد سلم ہوتا ہے، اس میں ہر وہ چیز ہو سکتی ہے جس کی بیع جائز ہو، اس کے اوصاف متعین صو۔ پر بیان کیے جاسکتے ہوں اور وہ ذمہ میں دین ہو سکتی ہو، خواہ وہ چیز خام مال یا مزدوعات یا مصنوعات میں سے ہو۔ بیع سلم اسلامی بنکاری کے بعض معاملات میں بہت مفید ہے، اہل علم نے بیع

سلم کے بارے میں لکھا ہے کہ عقد سلم کو ذرائعی اور صنعتی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر رائج سامانوں اور مصنوعات کے پروڈکشن اور ایکسپورٹ کے سابقہ مراحل کی سرمایہ کاری میں، بایں طور کہ عقد سلم کے ذریعے انھیں خرید لیا جائے اور مناسب نرخوں پر دوبارہ ان کی مارکیٹنگ کر دی جائے۔

عقد سلم کو مختلف پیشوں سے وابستہ لوگوں اور چھوٹے مزارعین اور صنعت کاروں کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بایں طور کہ ساز و سامان اور مشینوں کی صورت میں پروڈکشن کے لوازم یا ان کی بعض خصوصیات سول کے بدلے سلم کے سرمایہ کے مثل ابتدائی مواد فراہم کر دیا جائے اور دوبارہ اس کی مارکیٹنگ کی جائے۔

بیع سلم کی کچھ شرائط ہیں جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا معاہدہ جائز ہے ورنہ نہیں۔

پہلی شرط تو یہ ہے کہ جس مال کی خریداری کے لئے ٹرانزیکشن ہو رہی ہے اس کی جنس بیان کرنا ضروری ہے، جیسے کروڈ آئل، یا جیوٹ یا رائس، اگر جنس بیان کرنے کی بجائے صرف مال کا لفظ استعمال کیا یا زرعی اجناس میں صرف غلہ کہ دیا تو یہ سودا (بیع) جائز نہیں۔ اور ٹرانزیکشن شریعہ کمپلائنٹ (Shariah compliant) نہ ہوگی۔

دوسری شرط جنس کی قسم کا تعین ہے جیسے چاول ہیں تو کوئی قسم کے بانسیتی یا کوئی اور آئل ہے تو کونسا آئل، اگر صرف چاول کہا یا صرف آئل کہا تو بھی بیع سلم کی یہ ٹرانزیکشن شریعہ کمپلائنٹ (Shariah compliant) نہ ہوگی۔ اور بیع ناجائز قرار پائے گی۔

تیسری شرط بیع (article of sale) کی صفت (Quality) کا بیان کرنا ہے یعنی درجہ اول دوم، اعلیٰ ادنیٰ، فائن کوالٹی یا ریفائنڈ کوالٹی وغیرہ۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ مقدار (Quantity) کا تعین کیا جائے۔ کہ کتنے کلو، من یا ٹن، اور اگر بیع از قسم معدود ہے تو اس کی تعداد نیز اس بات کا تعین کہ فی کلو، فی من یا فی ٹن قیمت کیا ہوگی۔

پانچویں شرط میعاد (Date of Delivery) کا مقرر کرنا ہے کہ مال کب اٹھایا

جائے گا۔ اس میں کتب فقہ میں کم از کم مدت ایک ماہ مقرر ہے۔ زیادہ کا اختیار ہے۔ بہر صورت عقد مسلم کے لیے معلوم مدت کی تعیین ضروری ہے۔ یا تو اس کے لیے کوئی تاریخ متعین کر دی جائے یا اسے کسی ایسے امر سے متعلق کر دیا جائے جس کا پیش آنا یقینی ہو، خواہ اس کے وقوع کی مدت میں معمولی کمی بیشی ہو جائے جو تنازعہ تک پہنچانے والی نہ ہو، مثلاً کٹائی کا موسم۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ مبیع اگر کسی جگہ پہنچانا طے پایا ہو تو اس جگہ کا تعین اور ٹرانسپورٹ کی نوعیت کا تعین بھی کرنا ہوگا مثلاً فلاں گاؤں سے فلاں شہر کے فلاں ایریا اور فلاں گوڈاؤن یا شینگ کمپنی کے آفس تک یا سی پورٹ وغیرہ۔ نیز بائی روڈ، بائی ائریا بائی شپ۔

ساتویں شرط، ٹرن کا تعین یعنی قیمت میں کرنسی کا تعین کرنا بھی ضروری ہے کہ یورو میں خریداری ہو رہی ہے یا ڈالر میں یا روپے میں۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ ٹرن کی ادائیگی اسی مجلس میں ہو جائے۔ کیونکہ عقد مسلم کے وقت اسی مجلس میں ٹرن پر قبضہ ہونا شرط ہے۔ ہاں اس میں دو تین روز تک کی تاخیر معاہدہ میں طے ہو جائے تو جائز ہے لیکن کسی بھی صورت ادائیگی کی مدت عقد مسلم کی مدت کے برابر یا اس سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

نویں شرط یہ کہ (مبیع) وہ چیز جسے کی مسلم کے ذریعہ بیع کی جا رہی ہے ایسی ہو کہ معاہدہ مسلم کے دن سے معاہدہ ختم ہونے تک بازاروں میں دستیاب ہو۔ مثلاً نئی گندم کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا عقد مسلم کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ درمختار کتاب البیوع باب السلم میں ہے کہ لا یصح فی منقطع لا یوجد فی الاسواق من وقت العقد الی وقت الاستحقاق ولا فی حنطة حدیثہ قبل حدوثها لانها منقطعة فی الحال۔

عقد مسلم کرنے والا (خریدار) اس شخص سے جس سے عقد مسلم کیا گیا ہے (باع) کوئی چیز بطور رہن لے لے یا کسی کو ضمان بنائے، اس میں شرعاً کوئی مانع نہیں ہے جس شخص سے مسلم کا معاملہ کیا گیا ہے، اگر وہ مدت پوری ہونے پر وہ چیز جس کے لیے معاملہ ہوا تھا، نہ فراہم کر سکے تو عقد مسلم کرنے والے (خریدار) کو اختیار ہے، چاہے انتظار کرے یہاں تک کہ اسے وہ چیز فراہم ہو جائے یا معاملہ کو فسخ کر کے اپنا

سرمایہ واپس لے لے۔ اگر چیز فراہم کرنے سے عاجزی تنگی کی وجہ سے ہو تو کشادگی حاصل ہونے تک مہلت دی جانی چاہئے۔ جس چیز کے لیے عقد سلم ہوا ہے، اسے فراہم کرنے میں تاخیر کی صورت میں کسی مالی اضافہ کی شرط عائد کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ سلم دین سے عبارت ہے اور دین کی واپسی میں تاخیر کی صورت میں زیادتی کی شرط جائز نہیں ہے۔

دین کو عقد سلم میں راس المال بنانا جائز نہیں، اس لیے کہ یہ ”دین کی بیع دین سے“ کے قبیل سے ہے، جو ناجائز ہے۔

عصر حاضر میں عقد سلم اسلامی اقتصادیات، اور اسلامی بینکوں کی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کا ایک اعلیٰ درجے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اس لیے کہ اس میں چلک ہے اور اس کے ذریعے مالیات کی مختلف ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے مختصر مدت، اوسط مدت اور طویل مدت کی سرمایہ کاری کی مختلف ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ مختلف طبقات اور متعدد پیشوں سے متعلق لوگوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے خواہ وہ کسان ہوں یا کاریگر یا ٹھیکیدار یا تاجر۔ اسی طرح وہ تجارت کے ابتدائی اجراجات اور سرمایہ کے دیگر اخراجات میں سرمایہ کاری کا ذریعہ ہے۔

چنانچہ عصر حاضر میں عقد سلم کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

عقد سلم مختلف زراعتی کاموں میں سرمایہ کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی بینک ان مزارعین سے معاملہ کرے گا جن کے بارے میں توقع ہو کہ کثائی کے زمانے میں ان کے محصولات سے ان کے پاس سامان آجائے گا اور اگر وہ اپنے محصولات سے طے شدہ سامان فراہم نہ کر سکے تو دوسروں کے محصولات سے خرید کر اسے فراہم کر دیں گے۔ اس طرح بینک اس سرمایہ کاری سے انھیں خوب فائدہ پہنچائے گا اور پیداوار کے لیے مال کی عدم موجودگی کی پریشانی دور ہو جائے گی۔

اسلامی بینک سلم کے ذریعہ اسلامی تجارت و معیشت کو فروغ دے سکتے ہیں بشرطیکہ حقیقی سلم ہو اور محض شکلی و صورتی نہ ہو۔ ہم نے اختصار سے بیع سلم کی تعریف اور اس کی بعض شرائط و تفصیلات بیان کر دی ہیں تاہم بیع سلم کے مفصل احکام کتب فقہ میں موجود ہیں جن کا مطالعہ اس طریقہ تجارت کو سمجھنے کے لئے نہایت مفید ہوگا۔